سوال

(50) نماز تسبیح کا ثبوت ہے یا نہیں، اگر ثبوت ہے تو جماعت کرائی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز تسبیح کا ثبوت ہے یا نہیں، اگر ثبوت ہے تو جماعت کرائی جا سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز تسبیح کا ثبوت (بحیثیت مجموعہ روایات) موجود ہے، جیسا کہ جامع ترمذی میں حضرت ابو رافع اور ابو داؤد، سنن ابن ماجہ، دعوات کبیر بیہقی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور پھر سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایات ہیں۔ امام عبدالرحمان مبارکپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قد وقع اختلاف اھل العلم فی ان حدیث صلوٰۃ التسبیح ھل ھو صحیح ام حسن ام ضعف ام موضوع والظاھر عندی انہ لاینحط عن درجۃ الحسن۔ (تحفۃ الاحوذی: ص ۳۵۱، ج ۱)

''نماز تسبیح کی حدیث کے صحیح، حسن ضعیف یا موضوع ہونے کے متعلق اہل علم میں اختلاف ہے۔ لیکن میرے نزدیک ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔''

شیخ الاسلام ابن حجر بھی ''الخصال المکفرہ'' میں اس کے حسن ہونے کی طرف مائل ہیں (تحفۃ: ص ۳۵۰ ج ۱)

حافظ عبدالعظیم منذری لکھتے ہیں:

وقد رُوِيَ ہٰذا الحدیث من طرق کثیرۃ وعن جماعۃ من الصَّحابۃ وأمثلھا حدیث عِکرِمۃ ہٰذا وقد صححہ جماعۃ منھم الحافظ أبو بکر الآجُرِيّ وشیخنا أبو محمد عبد الرَّحیم المصريّ وشیخنا الحافظ أبو الحسن المقدسی رحمھم اللہ تعالیٰ

وقالَ أبو بکر بن أبي داود سمعت أبي یقول لیس فِي صلاۃ التَّسبیح حدیث صحیح غیر ہٰذا وقالَ مسلم بن الحجّاج رحمہ اللہ تعالیٰ لا یُروی فِي ہٰذا الحدیث إسنادا أحسن من ہٰذا وقالَ الحاکم قد صحت الرِّوایۃ عن ابن عمر أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم ابن عمہ ہٰذہ الصّلاۃ (الترغیب والترھیب: ص ۴۶۸، ج ۱)

خلاصہ یہ ہے کہ متعدد جلیل القدر محدثین نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ جہاں تک نماز تسبیح باجماعت پڑھنے کا سوال ہے تو جہاں تک میری نظر ہے اس کا خیر القرون میں ثبوت

نہیں ملتا۔ اور جس طرح ہمارے ہاں رواج چل نکلا ہے کہ رمضان شریف کی راتوں میں اس کا اہتمام کیا جاتا ہے اس سے عملاً بدعات کی ترویج کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے واللہ اعلم

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص289

محدث فتویٰ